وہ نیکی جو دوسروں کی مرہونِ منت نہ ہو

حقیقی کردار تب ظاہر نہیں ہوتا جب دوسرے آپ کے ساتھ منصفانہ رویہ رکھیں، بلکہ اس کا امتحان تب ہوتا ہے جب وہ ناانصافی پر اتر آئیں۔ اگر آپ کی اچھائی دوسروں کے رویے پر منحصر ہے، تو یہ اصول نہیں بلکہ ایک 'سودا' ہے۔ حقیقی اخلاقی استقامت (Integrity) کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی اقدار پر تب بھی قائم رہیں جب اس کی قیمت چکانی پڑے، یہاں تک کہ تب بھی جب آپ کو لگے کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ کیونکہ جس لمحے آپ اپنے اصولوں کو ترک کرتے ہیں، تو نہ صرف آپ برائی کو شکست نہیں دیتے بلکہ برائی کو یہ موقع دیتے ہیں کہ وہ آپ کی شخصیت کو اپنی مرضی کے سانچے میں ڈھال لے۔

میں نے پورے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہی، جیسے یہ کوئی روزِ روشن کی طرح عیاں حقیقت ہو۔ میں نے کہا، "کسی نہ کسی مقام پر نیکی کو دو طرفہ (Reciprocal) ہونا چاہیے۔ اگر سامنے والا بے اصول ہے، تو میں اپنے اصول کیوں برقرار رکھوں؟"

انہوں نے فوراً جواب نہیں دیا۔ انہوں نے اس سوال کو کچھ دیر ہمارے درمیان روکے رکھا، بالکل ویسے ہی جیسے کوئی کسی نازک چیز کو چھونے سے پہلے اسے کچھ دیر ساکت چھوڑ دیتا ہے۔ آخرکار انہوں نے کہا، "اصل امتحان تو ٹھیک اسی مقام سے شروع ہوتا ہے۔"

میں نے تھوڑی بے چینی سے ان کی طرف دیکھا۔

انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا رہنا کوئی اخلاقی کمال نہیں ہے۔ یہ تو محض ایک سہولت ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ جب سامنے والے کے پاس کوئی اصول نہ ہوں، تب آپ کے اصولوں کا کیا بنتا ہے؟"

میں نے اس معاملے کو کبھی اس زاویے سے نہیں دیکھا تھا۔

وہ ذرا سا آگے کو جھکے۔ "اگر آپ کے اصول دوسروں کے رویوں کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں، تو آپ 'اصول پسند' (Principle-centered) نہیں بلکہ آپ کے اصول دوسروں کے رویوں کے تابع ہیں"۔

یہ بات مجھے چبھ گئی، کیونکہ یہ سچ محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ کتنی آسانی سے میرا لہجہ بدل جاتا ہے۔ جب مجھے لگتا ہے کہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، تو صبر کتنی جلدی جواب دے جاتا ہے۔ میں فطری طور پر اپنی تلخی کو 'خودداری' یا 'حقیقت پسندی' کا نام دے کر اسے جائز قرار دے دیتا ہوں۔

شاید وہ میری اس ہچکچاہٹ کو بھانپ گئے تھے۔ انہوں نے کہا، "غور سے دیکھو؛ اگر کوئی آپ سے اخلاق سے پیش آئے تو آپ بااخلاق بن جاتے ہیں، اگر کوئی بدتمیزی کرے تو آپ بدتمیزی کرنا اپنا حق سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ اخلاقیات نہیں ہے، یہ محض 'جوابی ردعمل' (Mirroring) ہے۔"

میں نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی۔ "لیکن کیا یہ انسانی جبلت نہیں ہے؟ کیا ناانصافی کے سامنے اچھائی کی توقع رکھنا غیر حقیقی نہیں ہے؟"

انہوں نے سرہلایا۔ "یہ انسانی جبلت ہی ہے، اسی لیے تو یہ عام ہے۔ لیکن اصول اس لیے نہیں ہوتے کہ وہ 'عام رواج' کی عکاسی کریں، بلکہ وہ اس لیے ہوتے ہیں کہ جب آپ دوسروں کو انہی کی زبان میں جواب دے کر تسکین پانے کی طرف کھنچے جا رہے ہوں، تب آپ کس بنیاد پر کھڑے ہوتے ہیں۔" انہوں نے کافی کے کپ سے ایک گھونٹ لیا اور پھر بولے، "ورنہ آپ کی اقدار، اقدار نہیں رہتیں۔ وہ محض سودے بازیاں بن جاتی ہیں۔"

یہ لفظ 'سودے بازی' میرے ذہن میں اٹک گیا۔ مجھے کام کی جگہ پر ہونے والی ایک گفتگو یاد آئی۔ ایک ساتھی مسلسل غیر منصفانہ، تحقیر آمیز اور تذلیل آمیز رویہ اپنائے ہوئے تھا۔ جب آخر کار کسی نے اسے اسی کی زبان میں تلخ جواب دیا، تو سب نے تائیدی انداز میں سرہلائے۔ لوگوں نے کہا، "یہ اسی کا مستحق تھا۔" پھر بھی، اس لمحے میں کچھ ایسا تھا جس میں ایک چھوٹا پن محسوس ہوا۔ یہ انتقام پر مبنی تسکین تو شاید تھی، مگر یہ کوئی اعلیٰ ظرفی نہیں تھی۔"

انہوں نے ایک ایسی مثال دی جس نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا: "ایک وقت ایسا تھا،" انہوں نے کہا، "جب ظلم ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گیا تھا۔ لوگوں کو اذیتیں دی گئیں، ان کا بائیکاٹ کیا گیا اور انہیں قتل کیا گیا۔ اگر کبھی جوابی کارروائی اور انتقام جائز ہو سکتا تھا، تو وہ وہی وقت تھا۔"

میں سمجھ گیا کہ وہ کس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

انہوں نے بات جاری رکھی، "اور اس کے باوجود، جب نتائج ناگزیر محسوس ہو رہے تھے، تب بھی اس پیغام کی بنیاد انتقام پر نہیں تھی۔ اس میں ایک غیر معمولی امید تھی—کہ شاید لوگ اب بھی سمجھ جائیں، اب بھی پلٹ آئیں، اب بھی رحمت کو پا لیں۔"

میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا، "لیکن کیا وہ ظالم نہیں تھے؟ کیا وہ سزا کے مستحق نہیں تھے؟"

انہوں نے سکون سے کہا، "وہ مستحق تھے۔ عدل اور رحمت ایک دوسرے کے الٹ نہیں ہیں۔ لیکن اس بات پر غور کرو: اخلاقی معیار کو محض اس لیے نہیں گرنا چاہیے تھا کہ دوسری طرف کوئی معیار ہی موجود نہیں تھا۔"

اس جملے نے مجھ پر گہرا اثر کیا انہوں نے وضاحت کی کہ یہی 'ادلے کا بدلہ' کی سی اخلاقیات' (Reciprocal Morality) اور 'اصولی اخلاقیات' (Principled Morality) کے درمیان فرق ہے۔ Reciprocal Morality کہتی ہے: میں اتنا ہی اچھا بنوں گا جتنے آپ ہیں۔ اصولی اخلاقیات کہتی ہے: میں اتنا اچھا بنوں گا جتنا میں بننے کی تمنا رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا، "آپ کا کردار اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ آپ بھلے لوگوں کے ساتھ کیسے پیش آتے ہیں، بلکہ اس سے ہوتا ہے کہ جب آپ کا واسطہ بد تہذیبی سے پڑے تب آپ کا رویہ کیا ہوتا ہے۔"

میں نے سوچا کہ میں اکثر یہ کہہ کر خود کو کتنی بار معاف کر دیتا ہوں کہ "کوئی بھی ہوتا تو ایسا ہی ردِعمل دیتا۔" انہوں نے نرمی سے میرے اس خوش گمانی کو بھی ختم کر دیا۔ انہوں نے کہا، "ردِعمل تو کوئی بھی دے سکتا ہے۔ مگر ثابت قدم (Anchored) بہت کم لوگ رہ پاتے ہیں۔" وہ مجھ سے بے حسی یا ظلم پر خاموشی کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے۔ وہ تو برائی کے خلاف ڈٹ جانے اور خود برائی میں ملوث ہو جانے کے درمیان ایک لکیر کھینچ رہے تھے۔ انہوں نے کہا، "آپ برائی کی مزاحمت کر سکتے ہیں، بغیر خود برا بنے۔ آپ ناانصافی کی مخالفت کر سکتے ہیں بغیر اسے یہ اختیار دیے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ آپ کیا بنیں گے۔"

انہوں نے مجھے ایک ایسی بات بتائی جو بظاہر عقل کے خلاف لگتی تھی: "جب آپ اپنے اصول اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ سامنے والے کے پاس کوئی اصول نہیں، تو آپ اسے اس سے بھی زیادہ طاقت دے دیتے ہیں جتنی اس کے پاس پہلے سے موجود تھی۔"

اس بات نے مجھے بے چین کر دیا۔ مجھے احساس ہوا کہ اکثر میرا غصہ مجھے کتنا جائز لگتا ہے، اور میں کتنی آسانی سے خود کو یہ یقین دلا دیتا ہوں کہ یہ تلخی دراصل میری طاقت ہے۔ لیکن اس کے پیچھے ایک ایسا رویہ چھپا ہے جو محض دوسروں کے تابع ہے، ایک ایسی چیز جو بہت کمزور ہے۔

انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا، "اگر آپ کی نیکی اس لمحے غائب ہو جاتی ہے جب آپ سے نیکی نہیں کی جاتی، تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی جڑیں کبھی اتنی گہری تھی ہی نہیں۔" ان کے لہجے میں کوئی الزام نہیں تھا، بس ایک وضاحت تھی۔ میں نے سوچا کہ یہ اصول ہر جگہ لاگو ہوتا ہے—شادی بیاہ، کام کی جگہ، سیاست اور سوشل میڈیا پر۔ ہم مسلسل دوسروں کو ناپنے تولنے میں لگے رہتے ہیں، بجائے اس کے کہ یہ فیصلہ کریں کہ ہمیں خود کتنا بااخلاق بننا ہے۔

انہوں نے بڑی خاموشی اور نرمی سے بات ختم کی۔ "اصولوں کا امتحان سازگار حالات میں نہیں ہوتا،" انہوں نے کہا۔ "ان کا امتحان تب ہوتا ہے جب ان پر قائم رہنے کی قیمت چکانی پڑے۔"

میں خاموش بیٹھا اس پر غور کرتا رہا۔ یہ بات واضح ہو گئی کہ نیکی جب مشروط ہو، تو وہ نیکی رہتی ہی نہیں؛ وہ محض ایک 'حکمتِ عملی' (Strategy) بن جاتی ہے۔ اور حکمتِ عملی حالات بدلتے ہی دم توڑ دیتی ہے۔ اصولوں پر قائم رہنے کا مقصد اخلاقی پوائنٹس جیتنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس بات سے انکار کر دیں کہ آپ کے ارد گرد موجود 'قدروں کا فقدان' آپ کے اندر موجود 'قدروں' کو کھوکھلا کر دے۔

اس دن مجھے ایک ایسی بات سمجھ آئی جو تب سے میرے ساتھ ہے: اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا ہونا آسان ہے۔ برے رویے کے باوجود اچھا بنے رہنا نایاب ہے۔ اور صرف دوسری صورت ہی آپ کو بتاتی ہے کہ آپ حقیقت میں کون ہیں۔